فائنل

برکت کی تعریف اور اُس کے اسباب

ہمارا موضوع ہے "برکت"۔ہم اور آپ اپنی زندگی میں ان چیزوں کے طالب رہتے ہیں اور ہر انسان ان چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہےااور ہم یہاں پر ایک جملہ استعمال کرتے ہیں کہ خدا آپ کو برکت دے۔۔خدا آپ کے مال میں برکت دے۔۔خداُپ کی آبرو میں برکت دے۔۔یہ جو برکت کا لفظ ہےاور جو خود برکت کی تعریف ہے یہ بہت اہم ہے برکت حاصل کیسے ہوتی ہے یہ بھی بہت اہم ہے۔خداوندعالم نے اس کائنات میں ہر چیز کو کسی نہ کسی سبب سے خلق کیا ہے حالانکہ خداوندعالم قادر مطلق ہے ہو جو چاہے کرسکتا ہےاُس کی تعریف میں بیان کیا گیا کہ 'ان الله علی کُل شی قدیر ۔"خدا ہر شے پر قدرت رکھتا ہےیعنی وہ جو چاہے کرسکتا ہےاسی طرح خدانے کچھ لوگوں کو قرار دیااور کہا کہ جب یہ توسل کرینگے مجھ سےاور کوئی خواہش کرینگے تو میں اُس خواہش کو پورا کرونگا مثلاً انبیاء اور ائمہؑ۔تاریخ نے نقل کیا کہ بعض اوقات خشک سالی ہوتی اور پانی کی کمی ہوتی تھی تو خدا کے یہی برگزیدہ بندے آتے تھےاور میدان میں کھڑے ہوتے تھےاور خدا سے دعا کرتے تھے کہ خدایا خشک سالی ہوگئی لوگ بھوک سے پریشان ہیں۔۔پانی نہیں ہے۔۔فصلیں تباہ ہورہی ہیں اپنی رحمت کے زریعے سے پانی برسادے۔یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں اتنے معتبر ہیں کہ جب یہ خدا سے کچھ طلب کرینگے تو خدا وہ پورا کرے گا یہ وہ خدا ہے کہ جس نے کہا 'ان اللہ علی کُل شی قدیر ۔"وہ ان کی حاجت کو پورا کرتا تھا۔۔بارش کے آثار نہیں ہوتے تھے تو خدا کیا کرتا تھا کہ اِن افراد کی دعا پر بارش برساتا تھالیکن ان افراد کی دعااوران افراد کو توسل کے باوجود جو بارش برسائی خدانے۔۔۔پہلے بادلوں کو بھیجا۔۔ہوائیں چلیں اور پھر بادل آئے اور پھر بارش ہوئی یعنی خدانے سبب کے زریعے سے یہ کام انجام دیا۔خداوندعالم اگر چاہتا تو بغیر بادل کے بارش برساسکتا تھاجب یہ افراداتنے معتبر ہیں خدا کے سامنے کہ خدابغیر موسم کے بارش برساسکتا ہےاوران افراد کے کہنے پر بغیر موسم کے درخت میں پھل دے سکتا ہےتو وہی خدابغیر بادل کے بارش بھی برساسکتا تھالیکن نہیں! اُس نے کائنات کا نظام سبب پہ بنایا ہے۔اسی طرح اگر ہم اور آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مال میں برکت ہو تو خداوندعالم نے اِس کے کچھ اسباب بیان کئے ہیں اگر ہمارے مال میں برکت نہ ہو اگر ہماری زندگی میں برکت نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ ایسے اسباب ہونگے جو برکت ہم سے چھین رہیے ہونگے اور اب ہمیں اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے کہ وہ کیا اسباب ہیں جو اِس برکت کو ہم سے چھین لیں گے؟اوروہ کیا اسباب ہیں جو اِس برکت کو ہمارے لئے فراہم کریں گے یہ ہماری گفتگو کو محور قرار پائے گا۔

برکت ایک رائج لفظ ہے جو ہم اور آپ استعمال کرتے ہیں جیسے کسی کے یہاں شادی ہوتو ہم کہتے ہیں کہ خدا برکت دے۔۔کسی کے یہاں اولاد ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مبارک ہو یعنی کسی کو خوشی ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مبارک ہو اور یہ جو لفظ مبارک ہم استعمال کرتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے یعنی ہم اُس کام میں اُس کی زیادتی چاہتے ہیں کہ مبارک ہو یعنی یہ کام مزید ہو مثلاً کسی کی شادی پہ آپ کہیں مبارک ہو تو کیا آپ اُس کو یہ دعا دے رہے ہوتے ہیں کہ تمہاری دوسری شادی ہو!! نہیں ایسا نہیں۔ یہاں پر جو ہم کہتے ہیں کہ مبارک ہو یعنی خدا اِسکا نتیجہ خیر قرار دے۔مبارک ہو یعنی تمہاری جو یہ زندگی گذرے وہ ایسی گذرے کہ تم اپنی زندگی میں اچھائی دیکھ پاؤ۔تم اپنی زندگی میں خوش رہ سکو۔۔

اب ہمارے ہاں معمولاً جو برکت کا ترجمہ کیا جاتا ہے وہ یہ کہ کسی چیز کی فراوانی ہو کثیر مال ہو تو برکت ہے جبکہ ایسا نہیں ہے برکت کو مثالوں کے ذریعے سے واضح کرتے ہیں۔

برکت کے لغوی معنیٰ کیا ہیں؟ لغت دانوں نے لکھا "برکہ" سے برکت لیا گیا ہے برکہ عربی زبان میں اُس ظرف کو کہتے ہیں جس کے اندر پانی جمع ہو اُس کا ترجمہ حوض سے بھی کیا جاسکتا ہے یہ پانی اپنے اندر کتنی برکت رکھتا ہے؟ اِس پانی کو انسان استعمال کرتے ہیں۔۔اِس پانی کو حیوان استعمال کرتے ہیں۔۔اِس پانی سے کھیت سیراب کئے جاتے ہیں۔۔اِس پانی کے ذریعے سے انسانی کے کام آگے بڑھتے ہیں۔۔یہ پانی انسان کو پاک کرنے کے کام آتا ہے۔۔یعنی یہ پانی اپنے اندر اتنی خیر رکھتا ہے یعنی یہ برکہ ہےاس کے ذریعے انسان، حیوان، پودے، زمین ہر کوئی سیراب ہو رہا ہے یعنی تمہارا کام ایسا ہو کہ اُس سے کثیر لوگ استفادہ کرسکیں بس کسی شے کی زیادتی کا مطلب برکت نہیں ہے۔۔کسی شے کا بڑا ہونا برکت نہیں ہے۔۔بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ مال کی زیادتی برکت ہے بعض اوقات سوچتا ہے کہ گھر کا بڑا ہونا یا اُس کا فرنیچر کا اچھا ہونا یا زیادہ ہونا برکت ہے مثالیں موجود ہیں کہ ایسے گھر والے موجود ہیں کہ اُن کے ہاں پردے ریشم کے لگے ہوئے ہیں، قالین بچھے ہوئے ہیں، لیکن یہی اتنا بڑا گھر اتنے امکانات کے باوجود محروم رہتا ہے کہ اِس گھر میں کوئی مہمان قدم رکھ سکے اُس کے مقابلے میں ایک گھر 80 گز کا ہے لیکن اس گھر میں رہنے والوں کا اخلاص اور کام اس طرح کا ہے کہ یہاں آنے والے بیٹھتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں یعنی اس 80 گز کے گھر والے کو خدانے برکت دی کس عنوان سے؟ خدانے کہا "الضیفُ حبیب اللہ "مہمان کس کا دوست ہے؟ خداوندعالم کا۔۔مہمان خدا کو پسند ہے یعنی مہمانداری خدا کو پسند ہے۔جس کا گھر بڑا تھا وسیع تھا قالین بھی بچھے ہوئے تھے پردے بھی لگے ہوئے تھے اُس کا گھر اِس حبیب خدا سے محروم رہا اور 80 گز کے گھر والے کے یہاں مہمان خدا آتے ہیں خدا کے محبوب بندے آتے ہیں تو برکت کس گھر میں ہے وہ جو 600 گز کا تھا قالین اور پردے تھے حالانکہ وہ بڑا تھا اُس کے اندر امکانات زیادہ ہیں اُس کے مقابلے میں یہ چھوٹا گھر تھا اور امکانات بھی کم ہیں لیکن اِس پر خداوندعالم کی نگاہ زیادہ ہے کیونکہ خدا اپنے محبوب بندوں کو اس گھر میں بھیج رہا ہے پس کسی چیز کی زیادتی برکت نہیں ہے اسلامی تاریخ اور روایات نے یہ بات ہم کو بتائی ہے اور اسی طرح سے صحرا کی خاک حجم کے اعتبار سے کتنی زیادہ ہے لیکن صحرا کی خاک کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے اور خاکِ کربلا کی ایک چٹکی ہو اُس کو اہمیت حاصل ہے یعنی خاک کربلا کو صحرا کی خاک پر فوقیت حاصل ہے حالانکہ صحرا کی خاک حجم میں اور تعداد میں بہت زیادہ ہے لیکن صحرا کی خاک کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے یعنی اُس میں کوئی برکت نہیں ہے لیکن اگر کربلا کی خاک چٹکی برابر ہو تو اُس کی اہمیت ہے یہ اِس خاک کی برکت ہے بس برکت کا ہونا اور اُس کے معنی کسی شئے کی زیادتی کے نہیں ہیں بلکہ جس کے اندر خیر پائی جائے وہ برکت ہے جس کے اندر اچھائی پائی جائے وہ برکت ہے چاہے وہ خیر انسان کی انفرادی حدتک رہے یا آگے بڑھ جائے البتہ برکت کا مطلب انفرادی حدتک نہیں ہے اِس کا مطلب دوسرے لوگوں تک بھی پہنچے یہ چند مثالیں جس کو آپ کے سامنے بیان کیا دو مثالیں اور بیان کروں کہ کسی چیز میں برکت کا مطلب کسی چیز میں زیادتی نہیں ہے بلکہ اُس کے اندر پائے جانے والا خیر ہے جس سے دوسرے لوگ استفادہ حاصل کرتے ہیں مثلاً ایک کتاب ہے ہمارے ہاں جو ہر گھر میں تقریباً مل جاتی ہے جس کو ہم مفاتیح الجنان کے نام سے جانتے ہیں یعنی جنتوں کی چابیاں، شیخ عباس قمی نے آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے اس کتاب کو تالیف کیا۔شیخ عباس سے پہلے بھی اور اُن کے بعد بھی کتنے علماء آئے اور کتنے مولفین آئے جنھوں نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں مگر اُن کی کتابیں آج گھروں میں نہیں ہیں بلکہ فقط لائبریریوں کا حصہ ہیں اُن کی کتابوں سے استفادہ حاصل کرنے والے افراد بہت کم ہیں لیکن مفاتیح الجنان وہ کتاب ہے جس سے ہر کوئی استفادہ کرتا ہے یعنی یہ ایک کتاب بابرکت کتاب ہے البتہ میں دوسری کتابوں کی توہین نہیں کررہا نعوذ باللہ من ذالک اور نہ ہی دوسرے علماء پہ تنقید کررہا ہوں صرف برکت کے معنی کو بیان کر رہا ہوں اور یہ بھی بیان کردوں کہ یہ جو گفتگو میں بیان کررہا ہوں اِس کو شیخ محسن قرائتی صاحب کی تقاریر سے میں لے کر آیا ہوں شیخ محسن قرائتی ایران میں مفسر قرآن کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اور اُن کی تقاریر ہر شب جمعہ آتی ہیں اور بہت اہم مطالب کو بہت سادہ انداز میں بیان کردیتے ہیں شیخ محسن قرائتی نے کہا کہ مفاتیح الجنان جو پچاس، ساٹھ سال پہلے لکھی گئی اس کی برکت کتنی زیادہ ہے کہ دنیا میں جہاں

شیعہ پائے جاتے ہیں تقریباً ہر گھر میں یہ کتاب موجود ہے لیکن اِس کے مقابلے میں کتنی کتابیں ہیں جو لکھی گئی علمی مطالب بھی بہت زیادہ تھے اُس کے اندر، بہت سے موضوعات پر قلم اٹھائے گئے لیکن اُن کو برکت حاصل نہیں ہوئی اور اسی طرح دعائے کمیل کتنی بابرکت دعا ہے۔ کمیل کہ جنھوں نے یہ دعا خود بھی نہیں بنائی بلکہ راوی بنے اور ناقل بنے اس نقل کرنے میں ان کا اخلاص اتنا تھا کہ خداوند عالم نے اس دعا کو ہر گھر میں پہنچا دیا اور ہر مسجد اور ہر گھر میں دعائے کمیل موجود ہے یہ برکت ہے دعائے کمیل کتنی بڑی ہے اگر آپ اُس کو بہت سادہ انداز میں پڑھتے ہیں تو اُس کو پڑھنے میں شاید 25 منٹ لگتے ہیں جب بغیر کسی مصائب کے یہ پڑھی جائے خداوند عالم نے اسے ایسی برکت عطا کری کہ دعائے کمیل کے ذریعے چند معاشرے اپنے اندر ترقی کرنے میں کامیاب ہوئے البتہ معنوی ترقی میری مراد ہے چند معاشرے اپنے نوجوانوں کو اُس سطح پر لے جانے میں کامیاب ہوئے کہ 19 سے 30 سال کی جوانی میں دین کی خاطر جان دینے کو ترجیح دی اِس دنیا پر۔ ایران کے اندر جو آٹھ سالہ جنگ ہوئی اکثریت جو تھی وہ یہی 19 سے 30 سال کے شہید نوجوانوں کی تھی اِس دعا کی برکت سے یہ تحرک ایجاد ہوا کہ انھوں نے اس کمسنی کے اندر دنیا کو چھوڑ دیا اور آخرت کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔ اسی طرح سے حزب اللہ کے نوجوانوں سے پوچھیں اُن کی بقا کا راز تو اُن کا جواب دعائے کمیل ہوتا ہے زیارات عاشورہ ہوتا ہے زیارات جامعہ ہوتا ہے یعنی اسلحہ کی بنیاد پر یہ قوم آگے نہیں بڑھ رہی، اسلحہ ضروری ہے لیکن معنویات کے ساتھ۔

اب جو شیخ عباس قمی کی مثال میں نے دی تو اُس میں اخلاص شامل تھا شیخ عباس قمی ہی کے بارے میں ایک واقعہ نقل ہے انہوں نے ایک اور کتاب لکھی ہو منازل آلاخرہ کے نام سے، شیخ عباس قمی ایک مجلس میں گئے اور دیکھا کہ ایک خطیب ایک ذاکر ممبر پر بیٹھ کر ایک کتاب ہے اُس کی تشریح کر رہا ہے اِن کے والد کو اُس کے مطالب بہت پسند آئے اور جب وہ واپس اپنے گھر آئے تو اپنے بیٹے سے کہا کہ دیکھو تم بھی اِسی طرح سے کرو اور پھر بیان کی کہ میں ایک مجلس میں گیا اور منازلآ خرہ نام کی کوئی کتاب ہے بڑی بہترین کتاب ہے تمھیں چاہئے کہ تم بھی کوئی اِس طرح سے کام کرو یعنی شیخ عباس نے اپنے والد سے بھی یہ چھپا کر رکھا تھا، اِس کام کو خدا کی خاطر انجام دیا تھا اس لئے اس میں برکت تھی یعنی آپ کے کاموں اندر برکت کی بنیاد اخلاص تھی یعنی اسلامی تعلیمات کے نتیجے کسی شئے کی زیادتی برکت نہیں ہے اسی کو قرآن مجید نے بیان کیا سورہ مسد آیت نمبر 2 " ما اغنی عنہ مالہٗ وما کسب " اُسکے مال نے اُس کی تجارت نے اُس کو غنی نہیں کیا حالانکہ مال تھا مگر اُس سے وہ غنی نہیں بنا اور محتاج کا محتاج رہا یا اسی طرح جب قیامت میں اپنی محتاجی دیکھے گا تو کیا کہے گا" ما اغنی عنی مالیہ" میرا مال میرے کسی کام نہ آیا "ھلک عنی سلطانیہ " میری جتنی طاقت تھی سب کچھ تو تباہ ہو گیا یہ کون سا انسان تھا جس کے پاس اس دنیا میں کثیر مال تھا اس کے پاس اختیارات تھے لیکن جب خدا کی بارگاہ میں پہنچا تو خالی ہاتھ " ما اَغنی عنی مالیہ " میرا مال میرے کسی کام نہ آیا میرے مال نے مجھے بے نیاز نہیں کیا اور میں محتاج کا محتاج رہا اگر مال فراوانی برکت ہوتی تو یہ ایسے حسرت نہ کرتا۔ ہم کثیر مال کو برکت کہتے ہیں جبکہ برکت اُس خیر کا نام ہے جو ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچ جائے۔

برکت نہ ہونے کے اسباب کیا ہیں روایات نے کچھ بیان کئے اور کیسے برکت حاصل کی جائے اِس کو بھی بیان کروں گا۔ برکت نہ ہونے کا ایک سبب زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا۔ ایک زکوٰۃ وہ ہے جو فروع دین میں ہے اور ایک زکوٰۃ صدقہ کو بھی کہتے ہیں وہ صدقہ جو آپ پر واجب نہیں ہے بلکہ آپ دوسروں کی مدد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ "زکوۃ العلم نشرہٗ " علم کی بھی ایک زکات ہے۔ علم کی زکات کیا ہے؟ "زکوٰۃ العلم تنشرہٗ " علم کو دوسروں تک پہچاؤ۔ امام صادقؑ سے وسائل الشیعہ میں مروی ہے "جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا اُس سے برکت چھین لی جاتی ہے "ماتلف مال فی البر ولا بحر الا بمنع الزکاۃ خشکی پر یا تری پر جو مال ضایع ہوتا ہے اور برکت چھین جاتی ہے تو وجہ یہ ہوتی ہے کہ زکوٰۃ نہیں ادا کی ہوتی ہے۔ ایک دعا ہے کہ خدایا میرے مال میں جن لوگوں کا حق ہے مجھے اُن لوگوں کے بارے میں آگاہی عطا کر۔۔ ایک انسان صاحب علم ہے۔۔ ایک صاحب مال ہے۔۔ ایک صاحب قدرت ہے۔۔ اگر دوسرے انسانوں کو اُس میں شریک نہیں کیا تو برکت ختم ہو جائے گی۔ انسان کا مال، اُس کی دولت ایک دن ختم ہو جائے گی، انسان کے حافظہ سے اُس کا علم چلا جائے گا لہذا دعا کی کہ خدایا جن لوگوں کا حق مجھ پر ہے مجھے یا انھیں مجھ تک پہنچا دے۔ آغائے قرائتی نے بیان کیا کہ قرآن کریم میں 32 مرتبہ برکت کا لفظ آیا ہے اور 32 مرتبہ ہی زکوٰۃ کا لفظ بھی آیا ہے جس کو اپنے مال میں برکت چاہئے قرآنی تعلیم کے مطابق اُسے زکوٰۃ ادا کرنی ہے یعنی خیر کو بھی زکوٰۃ کہا گیا ہے یعنی مال ہو گا لیکن برکت نہیں ہوگی کیا مطلب کہ دنیا کے چکر لگا کر آ جائے گا لیکن حج کی سعادت نہیں ملے گی ایسے افراد آپ نے مشاہدے کئے ہونگے اپنی زندگی میں۔۔ اپنے بچوں کو مختلف ریسٹورانٹ میں لے جا کر کھانا کھلا دے گا اُس کے دروازے سے ایک فقیر کو ایک روٹی نہیں ملے گی یہ برکت نہیں ہے مالِ کثیر کس کی طرح؟ قارون کی طرح۔۔ مال تھا برکت نہیں تھی۔ یہ ہزاروں روپے اسراف میں لگا دے گا لیکن اس کے دسترخوان سے کسی دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ پس برکت چھین جائے گی اگر مطلوبہ زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔ دوسری چیز جو بہت اہم ہے اور ہمارے معاشرے میں مشکلات پیدا کرتی ہے کہ کسی کا حق ہمارے پاس ہو اور ہم اُس کے حق کو وقت پر ادا کرنے کی قوت رکھنے کے باوجود ادا نہ کریں یہ برکت چھینے کا سبب ہے اس کے بارے میں حدث میں بیان کیا "من حبس عن اخیہ المسلم شیئا حرم اللہ علیہ برکۃالرزق" جو اپنے مسلمان بھائی کی کسی چیز کو روک لے گا "حرم اللہ علیہ برکِۃالرزق "خداوند عالم اُس کے رزق میں برکت کو حرام قرار دے دیگا یعنی اس کو برکت سے محروم کر دے گا۔ محسن قرائتی نے جو مثال بیان کی وہ یہ ہے کہ میں اور آپ بھی کوئی چیز اپنے برادر مومن سے کوئی چیز حاصل کرتے ہیں مثال کے طور پر میرے پاس ایک موبائل ہے فرض کیجئے میں نے ضرورت کے تحت یہ موبائل حاصل کیا اب میرا کام جب اس موبائل سے ہو گیا اور میں اس کو دینے کی صلاحیت رکھتا ہوں اور پھر بھی دو دن اپنے پاس رکھوں روایت بیان کر رہی ہے کہ وہ دو دن جو میں نماز پڑھ رہا ہوں میرے نامہ اعمال میں جب میں سو رہا ہوں اور اُس رات جب نامہ اعمال بند ہو گا ار میں سو نے جاؤں گا تو لکھا جائے گا کہ یہ شخص چور ہے حالانکہ میں نماز پڑھ رہا ہوں، حالانکہ میں قرآن کی بات کر رہا ہوں، روایت بیان کر رہی ہے کہ جب تک میں وہ مال واپس نہ کر دوں فرشتے مجھے چور لکھیں گے یعنی ادا کر سکتا ہے اور ادا نہ کرے اس کے مال سے برکت چلی جائے گی۔ مخصوصاً قرض کے معاملہ میں زیادہ ہوتا ہے ادا کرنے کی صلاحیت آگئی اور خوامخواہ روکے ہوئے ہیں اور یہ سوچ کر روکے ہوئے ہیں کہ شاید پھر مجھے ضرورت پڑ جائے جو وعدہ تھا پورا کریں۔ تیسری چیز جو انسان سے برکت کو چھین لیتی ہے وہ انسان کا بلاوجہ کا چاپلوسی کرنا ہے کس کے ساتھ جو صاحب مال ہے ایسے افراد کے سامنے جھکنا اور خشوع و خضوع کرنا روایت نے بیان کیا کہ ایسے افراد سے خداوند عالم برکت چھین لے گا۔ آٹھویں امام علی رضاؑ نے یہ بات بیان کی کہ " کوئی کسی مالدار انسان کو زیادہ اچھے طریقے سے سلام کرے اور کسی نادار شخص کو عام طریقے سے سلام کرے تو خداوند عالم قیامت کے دن غضب کی نگاہ ڈالے گا" یعنی کسی کی دولت اس کا عہدہ یا اس کی قدرت کی بنیاد پر اُس کی عزت کی تو خداوند عالم قیامت کے دن اُس شخص کو غضب کی نگاہ سے دیکھے گا۔ خدا نے معیار کیا قرار دیا تھا عزت کا۔" ان اکرمکم عنداللہ اتقکم " صاحب منزلت وہ ہے صاحب کرامت وہ ہے اور عزت دار وہ ہے جس کا تقویٰ زیادہ ہے تم نے تقوی کو چھوڑ کر مال کو عزت کا ذریعہ بنا لیا۔ تم نے ایمان کو چھوڑ کر عہدوں کو عزت کا زریعہ بنا لیا اب خداوند عالم تمھیں غضب سے دیکھے گا۔ آٹھویں امام فرما رہے ہیں اور یہ بیماری معمولاً ہمارے معاشرے میں موجود ہے لہذا بیان کیا" من خضع لِصاحب سلطان لمن یخالفُ علیٰ دینہ " اگر کوئی شخص کسی سلطان یعنی صاحب مال، صاحب اختیار کے سامنے جھکے گا اس حالت میں کہ وہ اُس کے عقیدے کا بھی مخالف ہو اور اُس کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا پسند کرے گا خداوند عالم اُس کو ذلیل وخوار کر دے گا"احملہ اللہ مقتہٗ و وکلہ الیہ "خدا اُس کو اس کے اپنے حال پہ چھوڑ دے گا"نزع اللہ جل و عزاسمہ البرکۃ منہٗ"

خداوند عالم برکت کو چھین لے گا۔ تین کام ہونگے۔

۱۔ ذلیل وخوار ہوگا

۲۔ اُس کو اُس کے حال پہ چھوڑ دے گا

۳۔ اور اُس شخص سے برکت کو چھین لے گا

بس کسی کے مال اور اُس کے عہدوں کی خاطر جھکنا انسان کو خوار بھی کر دیتا ہے ذلیل بھی کرتا ہو اور برکت بھی چھین لیتا ہے چوتھی چیز وہ گناہ اور خداوند عالم کی معصیت ہے بیان کیا گیا کہ جب ایک انسان گناہ انجام دیتا ہے تو خداوند عالم اُس کو مبتلا کر دیتا ہے "بنقص الشمرات و حبس البرکات" خداوند عالم اُس کے ثمرات میں نقص پیدا کر دیتا ہے کمی کر دیتا ہے اور اُس کے برکات کو روک لیتا ہے یہ چار اسباب بیان ہوئے۔

برکت کی اہمیت کتنی ہے روایت نے بیان کیا کہ جب حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی شادی ہوئی تو جو اُس زمانے میں دستور تھا لوگ شادی میں شریک ہوئے اور دعا دینے لگے کہ خدا آپ کو ایک ایسی زندگی عطا کرے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں اور عرب میں دستور تھا کہ "ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ باوفا رہو اور خدا تمھیں کثرت اولاد عطا کرے" رسول اللہ کے سامنے جب دعا دی گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اِس طرح سے دعا کو پسند نہیں کرتا دعا کا انداز بدلنا چاہئے پوچھا گیا کہ کیا دعا کریں تو آپؐ نے فرمایا کہو "علی الخیر و البرکة" جتنی بھی زندگی ہو وہ خیر پر ہو اور برکت کے ساتھ۔ یعنی جتنی بھی زندگی خدا نے قرار دی ہے وہ برکت کے ساتھ اور اچھائی کے ساتھ ہو۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اور حضرت علی کی مشترکہ زندگی فقط 9 سال کی تھی لیکن رسول اللہ کی دعا کے ساتھ خیر اور برکت کتنی ہے کہ اس زندگی کا ثمرہ کیا ہے 11 معصوم علیہ السلام۔۔ 11 امام کہ جس میں آخری امام مہدیؑ ہیں یعنی آپ کی زندگی خیر اور برکت پہ رہی۔ اس گھر پہ اگر فقیر اس حالت میں آیا کہ اس گھر میں کھانے کو کچھ نہیں تھا اور قرض لے کر روٹی کا بندوبست کیا تھا لیکن فقیر آ گیا تو اُسے خالی ہاتھ نہ جانے دیا یہ اِس گھر کا خیر تھا اور پہلے بیان کیا تھا کہ گھر وسیع عریض ہو لیکن ایک روٹی نہیں ملتی یہ اُس گھر کی برکت ہے کہ نسل جناب سیدہؑ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے جبکہ زندگی 9 سال کی ہے یعنی رسول اللہ نے اس دعا کے مفہوم کو change کیا ہے بعض اوقات لمبی زندگی فائدے کی نہیں ہوتی یعنی لمبی زندگی ہے لیکن ہر روز اُٹھتے بیٹھتے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں۔۔ پچاس سال ہو گئے شادی کو اور پھر بھی ایک دوسرے کو کہ تمہارے ساتھ شادی کر کے پچھتا رہا ہوں اور یہی بیوی کا حال ہے۔۔ ایسی زندگی کا کیا فائدہ جبکہ دوسری طرف صرف 9 سال کی زندگی ہے لیکن خیر اور برکت کے ساتھ اور اُس کا نتیجہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

برکت کیسے حاصل ہو اُس کو بیان کرتے ہیں پہلا نکتہ جو برکت کو زندگی میں شامل کرتا ہے وہ یہ کہ میرے اور آپ کے کاموں میں کتنا خدائی رنگ ہے کیونکہ جن کاموں کے اندر خدا ہو اور نیت میں خدا ہو وہ کام باقی رہتا ہے ایک مثال جو جناب محسن قرائتی نے اپنی کتاب میں بیان کی اور وہ یہ کہ شاہ عباس جو ایران میں صفوی حکومت کا بادشاہ تھا اور ظاہراً اُسی زمانے میں تشیع پھیلی ہے ایران کے اندر، اُس کے محلات تھے مال تھا لیکن اُن میں سے کچھ باقی نہ رہا واحد ایک چیز باقی بچی اور وہ ہے کاروان سرا، مسافر خانہ کہ جو اُس نے امام حسین کے نام پر بنایا تھا کیونکہ اس کام میں خدا اور امام حسین کا نام تھا اس لئے برکت ہوئی اُس کی بادشاہت کے کوئی آثار آج نہیں ہیں خداوند عالم نے قرآن میں بیان کیا "ما عند کم ینفد" جو کچھ تم اپنے لئے کرتے ہو وہ سب فنا ہو جائے گا "ما عند الله باق" جو خدا کے نزدیک ہے وہ باقی رہے گا بس پہلا کام اپنے کاموں میں خدائی رنگ شامل کریں۔ مرحوم آیت اللہ بروجردی سے ایک واقعہ ایک ذاکر نے نقل کیا تھا کہ ایک مرتبہ آیت اللہ بروجردی جو اپنے زمانے کے بہت بڑے مرجع گذرے ہیں اور قم میں اُن کی قبر مطہر موجود ہے یہ آیت اللہ بروجردی اپنے وقت کے مجتہد تھے اور لوگ تقلید کیا کرتے تھے ایک مرتبہ انھوں نے ممبر پر بیٹھ کر ایک بات کی اور کہا آج میں تم کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور کہا کہ اپنے کاموں میں شرک کیا کرو اب لوگ پریشان ہو گئے کہ ایک مرجع اور ایک مجتہد لوگوں کو ممبر سے بیٹھ کر شرک کی دعوت دے رہا ہے لوگ پریشان ہو گئے کہ اپنے کاموں میں شرک کیا کرو یعنی اپنے کاموں میں خدا کو شریک کر لیا کرو یعنی توجہ کروائی کہ ہم اور آپ پنے کاموں میں خدا کو شریک کر لیا کریں اگر تم خدا کو شامل کرو گے تو تمہارا کام باقی رہے گا بس کاموں میں برکت خدا کو شامل کرنے سے آتی ہے۔ دوسری چیز جو برکت دیتی ہے وہ قصد قربت ہے انسان کی نیت ہے کہ وہ کس نیت سے کونسا کام انجام دے رہا ہے اگر انسان کی نیت خدا ہے تو خدا اس کام میں برکت دے گا اور اگر اُس کی نیت دنیا ہے تو جب تک دنیا ہیں جب تک رہے گا وہ کام اور پھر۔۔ اس دنیا کا اعلیٰ ترین عہدہ صدارت کا ہوتا ہے اور اُس کی مدت پانچ سال۔۔ تو دنیا کی حیثیت اتنی ہے اور ایک واقعہ جو ظاہراً امام رضاؑ سے نقل ہے کہ ایک دفعہ امام کہیں تشریف لے جا رہے ہیں یہ بات اس لئے کہ کام ایک ہے لیکن نیت کا فرق ہے کہ ایک شخص اپنے گھر کے کچن کی دیوار میں سوراخ کر رہا ہے امام اس کا مقصد پوچھتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میں سوراخ اس لئے کر رہا ہوں کہ اس کا دھواں باہر جائے امام نے کہا کہ تم نیت یہ کیوں نہیں کرتے کہ اس سوراخ کے ذریعے روشنی اور نور اندر آئے اس طرح تمھیں دونوں فائدے حاصل ہونگے دھواں بھی باہر جائے گا اور روشنی بھی اندر آئے گی۔ میری job سے میری دنیا حاصل ہوگی لیکن اسی کام کو میں اس نیت سے بھی انجام دوں کہ خداوند عالم نے میرے پر فرض کیا ہے کہ میں اپنی بیوی بچوں کے لئے محنت کروں اور یہی نیت میرے کام میں برکت ڈال دے گا یعنی خدا کے نزدیک بھی ہو جاؤں گا اور برکت بھی ہو جائے گی خدا کی قربت کو مدِنظر رکھیں۔ تیسری چیز جو انسان کے مال میں برکت عطا کرتی ہے وہ ایمان اور تقویٰ ہے سورہ اعراف کی آیت نمبر 96 اگر اہل قریٰ بستی والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو کیا ہوتا "لفتحنا علیهم برکات من السماء و الارض" تو ہم اُن پر آسمانوں اور زمینوں سے برکتیں نازل کرتے یعنی ہم آسمانوں کے دروازے کھول دیتے اور زمین کی برکت آشکار کر دیتے۔ کس صورت میں خداوند عالم یہ برکتیں نازل کر رہا ہے "امنو و اتقو" اگر ایمان لے کر آتے اور صاحب تقویٰ بنتے۔ خداوند عالم سے خوف کرتے اور اس خوف کے مراتب ہیں امام علی نے کہا کہ اپنی خلوتوں میں گناہ کرنے سے بچو۔ "فان الشاهد هو الحاکم" کیونکہ جو دیکھنے والا ہے وہی حکم سنانے والا ہے تقویٰ یعنی اپنے ہر کام میں خدا کو مدنظر رکھنا۔ انفرادی زندگی میں اور اجتماعی زندگی میں تقویٰ اختیار کرو۔ جن معاشروں نے تقویٰ کو اختیار کیا تو دیکھیں خدا نے انھیں کیسی ترقی دی اس کی ایک مثال ایران کی ہمارے سامنے موجود ہے اجتماعی تقویٰ اختیار کیا خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ فقط خدا ہے جو کائنات کو چلا رہا ہے فقط خدا ہے جو اثر رکھتا ہے۔ اُس کے بعد اُن قوتوں کے سامنے کھڑے ہو گئے جنھوں نے کہا کہ ہم مالک ہیں ہم پاور فل ہیں اگر تم نے ساتھ نہ دیا تو اقتصادی اور دوسری پابندی لگا دیں گے ہم حملہ کر دینگے۔ اُس قوم نے اجتماعی تقویٰ اختیار کیا اور کہا فقط خدا ہے اور کسی سے نہیں ڈرنا ہے آج دنیا کے سامنے ایران کی مثال واضح ہے ایران کی ایکسپورٹ پوری دنیا میں جا رہی ہے یعنی تقویٰ اختیار کرو تو نتیجہ میں برکات نازل ہونگی۔ اسی طرح جو چیز ہمارے اور آپ کی زندگی میں برکت نازل کر سکتی ہے وہ ہے تقویٰ اور گناہوں سے دوری۔ چوتھی چیز شکر ہے "لئن شکرتُم لازیدنکم اگر تم شکر کرو گے تو میں برکت ڈال دوں گا تمہارے مال میں برکت ہوگی۔ پانچویں چیز عدل ہے بیان کیا گیا روایات کے اندر "بالعدل تتضاعف "عدل کسی

چیز کو بڑھاتا ہے اگر انسان صاحب عدل ہو تو اُس کے مال میں اُس کی زندگی میں برکت ہوتی ہے عدل یعنی برابری کی نگاہ سے دیکھنا عدل کی مختلف تعریف کی گئی بعض اوقات عدل کی تعریف برا بری ہے اور بعض اوقات عدل کی تعریف ہر چیز کو اُس کے جائز مقام پر رکھنا ہے معمولاً جو علمائے کلام نے تعریف کی وہ یہ ہو کہ ہر شے کو اُس کا جائز مقام دیا جائے یہ عدل ہے ایک خاتون امام علیؑ کی خدمت میں موجود تھی اُس کے ساتھ دو بچے موجود تھے اس خاتون کے پاس تین کھجوریں تھی اس نے دونوں بچوں کو پہلے ایک ایک کھجور دی اور اُس کے بعد انتہائی دقت کے ساتھ آخری کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور آدھا حصہ ایک بچے کو دیا اور آدھا حصہ دوسرے بچہ کو دیا امام یہ عمل دیکھ رہے تھے اور اُس عورت سے کہا کہ تو اپنے اسی عمل کے سبب اہل بہشت ہے کہ تو نے اپنے بچوں کے معاملے میں اتنے عدل سے کام لیا یعنی اپنی محبت اور اپنی رحمت برابر برابر تقسیم کی تیرا یہی عمل نجات کا ضامن ہے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو برابر کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا تو خداوند عالم قیامت میں اس شخص کے ساتھ سختی سے پیش آئے گا بسا اوقات یہی برابری کی نگاہ نہ کرنا اولاد میں حسد اور کینہ پیدا کرتا ہے۔قرآن کے اندر جو واقعہ حضرت یوسف کا موجود ہے کہ ان کے بھائیوں میں حسد کیوں آیا کہ جناب یعقوب حضرت یوسف سے زیادہ محبت کرتے تھے البتہ یہ اعتراض نہیں ہے حضرت یعقوب کے اوپر کیوں محبوب رکھتے تھے کہ حضرت یوسف کے اندر خصوصیات تھی جناب یوسف نبی اللہ تھے جناب یوسف صاحب ولایت تھے بعض مفسرین نے بیان کیا کہ حضرت یوسف مرتبے میں حضرت یعقوب سے زیادہ فضیلت رکھتے تھے۔ولایت جو حضرت یوسف کو حاصل تھی اس نگاہ سے حضرت یعقوب اپنے فرزند حضرت یوسف کو دیکھا کرتے تھے تو بھائیوں میں حسد آ گیا اور اُن کے قتل کا ارادہ کیا۔میں پھر عرض کروں کہ کوئی اعتراض نہیں کر رہا بلکہ حکمت کو بیان کر رہا ہوں۔اسی لئے والدین کو کہا آ گیا کہ عدل سے پیش آئیں جو بھائیوں میں برکت پیدا کرتا ہے اس کی ایک مثال حضرت امام حسن اور امام حسین اپنی تحریروں کو لے کر حضرت زہرا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ فیصلہ کیجئے کہ کس کی تحریر سب بہتر ہے جناب زہرا نے کسی ایک کی خطاطی کو بہتر نہیں کہا بلکہ یہ کام کیا کہ اپنے ہار کو توڑ دیا اور کہا کہ جو زیادہ دانے جمع کر کے لائے گا اُس کی خطاطی زیادہ بہتر ہو گی ار اُس کے بعد فیصلہ کیا ہوا کہ دونوں کے دانے برابر نکلے یعنی خداوند عالم بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی ایک کا دل دکھے یہ فضیلت اہلبیت کا نکتہ ہے لیکن جناب زہرا والدین کو نصیحت کر رہی ہیں عدل کے ذریعے برکت ہوتی ہے عدل اپنی زندگیوں میں اختیار کرو اور ہم اُس امام کے منتظر ہیں کہ جس کی بہترین صفت کیا ہے جو ہم اور آپ سنتے رہتے ہیں اور کس عنوان سے زیادہ انتظار کرتے ہیں "الذی یملاء الارض قسطا و عدلا "مہدی کون ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے یعنی عدل و انصاف کی اتنی اہمیت ہے کہ جو روایت امام زمانہ کی بیان کی وہ یہ روایت ہے کہ عدل و انصاف سے بھر دیں گیا ور ہماری صورتحال یہ ہے کہ ہم اپنے گھرانوں میں عدل سے کام نہیں لے پا رہے ہوتے اپنی اولاد کے معاملے میں اپنی خواتین کے معاملے میں ہم لوگ بعض اوقات عدل سے تجاوز کر جاتے ہیں اسی لئے ہمارے ہاں برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔میں ایک مثال دوں شاید آپ کو عجیب لگے ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہر معاملے میں حکومت مردوں کے پاس ہے اسلامی تعلیمات کے بہت سے پہلو ہیں اور اُس کو وقت کے ساتھ سمجھنے کی ضرورت ہے مثال اُس مجتہد کی بیان کر رہا ہوں جس نے دنیا کو تبدیل کیا کم سے کم عالم تشیع کے اندر ایک انقلاب پیدا کیا حقیقت اسلام لوگوں کے اوپر آشکار کی یعنی امام خمینی ظاہراً ان کی بیٹی نے بیان کیا کہ جب گھر میں مہمان زیادہ آتے تھے تو امام خمینی اپنی زوجہ کے ساتھ مہمانوں کے جانے کے بعد برتن دھونے میں مدد کیا کرتے تھے آپ تصور کیجئے امام خمینی جو ایک عام شخص نہیں جنھوں نے انقلاب برپا کیا آج پوری دنیا میں جو تبدیلی آ رہی ہے اس انقلاب کی وجہ سے جو مجتہد تھے جو مرجع تھے ان کی زوجہ کہتی تھی کہ آپ چھوڑ دیں تو کہتے تھے کہ نہیں یہ جو مہمان آئے ہیں یہ میری وجہ سے آئے ہیں گھر میں آپ کی ذمہ داری میری اور میرے بچوں کی ہے لیکن آج برتن زیادہ ہو گئے تو آپ کا حق ہے کہ میں آپ کے ساتھ تعاون کروں ہم اور آپ یہ سوچتے ہوئے بھی شرماتے ہیں کہ بیوی کا ساتھ دوں۔۔؟ایک مجتہد نے بتایا کہ عدل کا تقاضہ ہے کہ اُس کا ساتھ دیا جائے یا اسی طرح رات کو امام خمینی جاگا کرتے تھے اور اگر رات میں کوئی بچہ اٹھ جایا کرتا تھا تو اپنی بیوی کو نہیں اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ بچہ میرا بھی ہے اور اُس کو بہلانے کی ممکنہ کوشش کیا کرتے تھے۔عدل ہے یہ اور اس طرح کرنے سے خدا کسی مدد کرتا ہے کہ انقلاب برپا کرتا ہے نفسوں میں انقلاب برپا کرتا ہے اور انھوں نے نوجوانوں کو شعور دیا کہ وہ اس جوانی میں خدا کا راستہ اختیار کرتے ہیں آخری جو چیز بہت اہم ہے نوجوان دوستوں کے لئے عرض کر رہا ہوں برکت کے لئے اہم ترین نکتہ ہے والدین کے ساتھ احترام ہے جو چیز انسان سے برکت کو چھین لیتی ہے والدین کی بے احترامی ہے والدین کے ساتھ احترام انسان کو آگے پہنچاتا ہے اس آیت کی جانب توجہ کیجئے خداوند عالم جس نے مجھے اور آپ کو خلق کیا اور حق رکھتا ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے وہ اپنے ساتھ ساتھ والدین کا ذکر بھی کر رہا ہے "ان اشکر لی ولوالدیک "میرا شکر کرو اور ساتھ ساتھ اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرو تم نے اپنے والدین کا شکر ادا نہیں کیا تو گویا میرا شکر ادا نہیں کیا کیونکہ تمہارے والدین تمہارے اس دنیا میں آنے کا ذریعہ بنے۔تمہارے والدین تمہاری ترقی کا ذریعہ بنے۔تم پر انھوں نے محنت کی ہے۔والدین کا احترام انسان کی زندگی میں برکت اُس کے مال میں برکت عطا کرتا ہے ار یاد رکھیں پھر بیان کروں مال کثیر برکت نہیں ہے بلکہ کسی چیز کی اچھائی کسی چیز کا خیر اُس چیز کی برکت قرار پاتا ہے۔

انشاءاللہ خداوند عالم ہمیں اور آپ کو بابرکت زندگی گزارنا نصیب فرمائے۔

خداوند عالم اپنی آسمان اور زمین کی برکتوں کو ہم پر نازل فرمائے۔

تقریر: برادمبشر حیدر زیدی

بمقام: امامیہ امام بارگاہ (ایف ساؤتھ) جعفر طیار

بتاریخ: 11 Sep 2011